السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی آدمی فوت ہوجائے توپھر جب کوئی اس کاافسوس اورتعزیت کرنے آئے توکیا میت کےلیے ہاتھ اٹھا کردعا مانگنا درست ہے یا نہیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شریعت میں مروجہ فاتحہ خوانی کا کوئی ثبوت نہیں حقہ کی مجلس سجی ہولوگ ادھر ادھر کی باتیں ہانک رہے ہوں ہر آنے والا التماس کرتا ہے پڑھو فاتحہ منٹوں سیکنڈوں میں فارغ کر کے بلاوجہ وقفہ حقے کا دور جاری رکھا جاتا ہے احادیث سے تو معلوم ہوتا ہے جس منہ سے پیاز وغیرہ کی بدبو آرہی ہو فرشتے قریب نہیں پھٹکتے پھر کیا خیال ہے ایسی بدبودار مجلس میں رحمت کے فرشتوں کی آمد ممکن ہے ؟ جواب یقیناً نفی میں ہے پھر اصل اختلاف موجود مجلس کی ہئیت ترکیبی پر ہے کیا صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین اپنے کسی عزیز کی وفات پرتین دن کا جلسہ دعائیہ جما کر بیٹھا کرتے تھے جب کہ بعض روایات میں اس کو نوحہ قرار دیا گیا ہے جہاں تک میت کےلیے دعائے مغفرت سویہ غیر متنازع امر ہے سبھی اس بات کے قائل ہیں کہ دعا ہونی چاہیے جس طرح کہ کئی ایک احادیث اور قرآنی آیات

رَبَّنَا اغفِر لَنا وَلِإِخوٰنِنَا الَّذينَ سَبَقونا بِالإيمٰنِ وَلا تَجعَل فى قُلوبِنا غِلًّا لِلَّذينَ ءامَنوا رَبَّنا إِنَّكَ رَءوفٌ رَحيمٌ ١٠ ... سورة الحشر

میں تصریح ہے ابو عامر کےلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوضو ہاتھ اٹھا کر دعا کی تھی جس طرح کہ تفصیلی قصہ صحیحین وغیرہ میں موجود ہے۔ (صحیح مسلم کتاب الجنائز باب فی اغماض المیت والدعاء لہ (2`30) المشکاۃ (١٦١٩) اورتعزیت بھی مسنون ہے جس کےلیے جگہ اوروقت کی کوئی حدبندی نہیں محل نظر صرف مروجہ طریقہ ہے جو درست نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص607

محدث فتویٰ